بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۷ رماہ تبلیغ۔ آج رات کے گیارہ بجے لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی کی تکلیف ابھی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سید اُم طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کی حالت ویسی ہی ہے۔ ان کی خیروعافیت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں۔

قادیان ۷ رماہ تبلیغ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اور درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

جلد ۳۲ | ۹ رماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۳ رصفر ۱۳۶۳ھ | ۹ رفروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۴

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ رصفر ۱۳۶۳ھ

علماء کی اسلام کے متعلق غفلت اور لاپرواہی

معاصر "احسان" نے مسلمانوں میں دینی رجحانات پیدا کرنے اور غیرمسلموں میں اسلام پھیلانے کے متعلق جو تحریک شروع کر رکھی تھی۔ اور جس کے متعلق وہ بہت پُرامید تھا۔ اور لکھ رہا تھا۔ کہ مختلف فرقوں کے علماء کرام اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری طرح آمادگی اور مستعدی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا اب خاتمہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ اگرچہ اب بھی اس نے اس قسم کے استفسارات کے جواب میں کہ "کیا یہ تحریک قابل عمل نہیں۔ کیا بڑے بڑے علماء اس سے متفق نہیں۔ کیا ہندوستان کے مسلمان اپنے اختلافات فراموش نہیں کرنا چاہتے" یہی لکھا ہے۔ کہ "احسان کی طرف سے علمائے کرام کی خدمت میں جو گذارش کی گئی تھی۔ وہ بے اثر ثابت نہیں ہوئی۔ اکثر علماء نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے" لیکن کوئی اثر اور نتیجہ نہ اُسے نظر آیا۔ اور نہ اُسے پیش کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ لکھ دیا ہے۔ کہ "ہم نے یہ تحریک محض اس لئے پیش کی تھی۔ کہ یہ بزرگان دین اس پر غور کریں۔ اور اس کے ابتدائی مراحل طے کرنے کے لئے اس اخبار کی وساطت سے اپنا نظریہ پیش کریں۔ اس کے بعد اجتماعی طور پر اظہار رائے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ جن اصحاب نے فرداً فرداً اپنی رائے پیش کی۔ وہ وقتاً فوقتاً ہم شائع کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس تجویز کو عملی جامہ پہنانا چونکہ صرف علماء دین کا ہی کام ہے۔ اس لئے ہم ایک بار پھر ان کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں اس نیک کام کی طرف متوجہ ہو کر مسلمانوں کو قعر مذلت میں گرنے سے بچائیں۔ ورنہ اس کی ساری ذمہ واری ان کی گردن پر ہوگی۔" (احسان ۵ رفروری)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ معاصر "احسان" اب اپنے علماء کرام سے مایوس ہوتا جا رہا۔ اور محض اتمام حجت کے لئے اُن کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر بیدار کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ ورنہ اس پر ثابت ہو چکا ہے کہ علماء کا کسی ایک نقطہ پر جمع ہونا اور پھر مل کر کوئی ایسا کام کرنا جو اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو ناممکن ہے۔

چند ہی دن ہوئے۔ ہم یہ عرض کر چکے ہیں۔ کہ اس بارے میں علماء کے متعلق آج تک کا تجربہ اور مشاہدہ ہمارے نزدیک کافی ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر اس میں کچھ کسر رہ گئی ہے۔ تو وہ اب نکال لی جائے۔ اور ایک دفعہ اور دیکھ لیا جائے۔ کہ علماء کرام کیا صورت اختیار کرتے ہیں۔ کیا وہ اپنے اختلافات ترک کر کے ایک مرکز پر جمع ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ مل کر مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ اور مسائل میں متفق امور پیش کر سکتے ہیں۔

ہمیں تعجب ہے۔ کہ معاصر "احسان" علماء کے متعلق کافی تجربہ حاصل ہو جانے اور دین کے متعلق ان کی بے حسی اور لاپرواہی کا پورا پورا مشاہدہ کر لینے کے بعد بھی انہیں پکارے جا رہا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جہاں وہ پہلے علماء کی اس طرح تعریف و توصیف کر کے اُن کا حوصلہ بڑھانے اور اُن میں حرکت پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ "علماء کرام کی خدمت میں اگر آج سے پچاس سال پہلے بھی اپیل کی جاتی۔ تو وہ دین متین کی نشرواشاعت کے لئے اکٹھے ہو سکتے تھے۔ اور اپنے اختلافات فراموش کر کے وہ دنیا کے سب سے بڑے مذہب کی نشرواشاعت میں کوشاں ہو سکتے تھے"۔ وہاں اب وہ انہیں اس طرح ڈرا دھمکا کر راہ پر لانے کی سعی کر رہا ہے۔ کہ "وہ اپنی پہلی فرصت میں اس نیک کام کی طرف متوجہ ہو کر مسلمانوں کو قعر مذلت میں گرنے سے بچائیں۔ ورنہ اس کی ساری ذمہ واری ان کی گردن پر ہوگی"۔

لیکن یاد رہے۔ موجودہ زمانہ کے علماء کے قلوب دین کے بارے میں غفلت اور لاپرواہی کے اتنے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ کہ ان پر اس قسم کی باتوں کا قطعاً کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور خواہ کوئی کس قدر چلائے وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ "احسان" نے علماء کرام کی انتہائی اور سراسر بے جا تعریف کر کے دیکھ لیا۔ کہ اس طرح انہیں خدمت دین کی طرف متوجہ نہیں کیا جا سکتا۔ اب وہ ڈرانے دھمکانے کا اثر بھی دیکھ لے گا۔ اور اگر اس نے ذرا کھل کر بات کہی۔ تو ممکن ہے لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اور علماء سے جان چھڑانا مشکل ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ علماء کی اپنے فرائض کے متعلق بے حسی اور لاپرواہی اب حد انتہاء سے گزر چکی ہے۔ اور خود علماء اس پر ماتم سرا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ بمبئی کی جمعیۃ العلماء کی جو کانفرنس ۵ رفروری کو بمبئی میں منعقد ہوئی۔ اس کی مجلس استقبالیہ کے صدر نے "علماء کا خیر مقدم" جن الفاظ میں کیا۔ وہ یہ ہیں:—

"علمائے کرام کا فرض ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے سواد اعظم کی بہتری کے لئے کام کریں۔ تعلیمی ومعاشرتی امور میں ان کی اصلاح فرمائیں۔ اور اس نازک دور میں ان کی صحیح طور پر راہنمائی کریں۔ مگر افسوس کہ علماء کرام اپنے اس فرض سے آگاہ نہیں" (شہباز ۷ رفروری)

لیکن یہ ماتم خود قابل ماتم ہے۔ کیونکہ یہ رونا صرف اسبات کا ہے۔ کہ علماء کرام مسلمانوں کی "تعلیمی اور معاشرتی" امور میں اصلاح نہیں فرما رہے۔ اس امر کا کسی کو احساس تک نہیں۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی امور میں اصلاح ضروری ہے۔ اور یہ بات تو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں۔ کہ دنیا میں تبلیغ اور اشاعت اسلام بھی علماء کا فرض ہے۔ چنانچہ جناب صدر نے بھی اپنے خطبہ صدارت میں علماء کا سب سے بڑا فرض یہی بتایا "

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار اخلاص

جماعت احمدیہ انبالہ

سب احباب جماعت احمدیہ انبالہ شہر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ کے اس مبارک اعلان پر کہ میں ہی مصلح موعود ہوں نہائت مسرت اور خوشی کے ساتھ مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی حضور کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ گو جماعت کے کثیر حصہ کو پہلے ہی سے یقین تھا۔ کہ حضور ہی مصلح موعود ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور مصلح موعود کے متعلق جو ترقیات مقدر ہیں وہ سب حضور کے ہاتھ پر پوری فرمائے۔ اور ہم سب کو توفیق دے۔ کہ حضور کی تمام ہدایات اور ارشادات پر عمل کریں۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دُعا کی گئی

قادیان ۷ فروری۔ آج کے "الفضل" کی بناء پر حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر جماعت نے تمام محلوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کو اطلاع دی۔ کہ آج عصر کے بعد مسجد مبارک میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے لئے دعا کی جائے گی۔ تمام احباب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ عصر کے وقت بہت سے احباب جمع ہو گئے پہلے نماز میں اور پھر نماز کے بعد لمبی دعا کی گئی۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے کہ خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں *

ہوا باز میاں محمد لطیف صاحب کی خیریت کی خبر

قادیان ۷ فروری۔ آج پرائیویٹ ذریعہ سے جناب میاں محمد شریف صاحب پنشنر ای۔ اے۔ سی کو شملہ سے یہ تار موصول ہوا ہے۔ کہ ان کے صاحبزادہ میاں محمد لطیف صاحب ہوا باز کی خیر و عافیت کی خبر ریڈ کراس سوسائٹی میں پہونچی ہے۔ تفصیل کا انتظار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس خوشخبری کو تکمیل تک پہنچائے۔

جناب مولوی کرم داد صاحب کا انتقال

یہ خبر نہائت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب مولوی کرم داد صاحب طبیب و امیر جماعت احمدیہ دولیال جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے صحابی اور علم حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ چند روز بیمار رہنے کے بعد ۳۱ جنوری کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم جماعت دولیال کے بانی اور اول المبایعین تھے۔ اپنی ساری عمر میں آپ نے درس قرآن اور حدیث جاری رکھا۔ احباب جناب مولوی صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ ہم اس حادثہ میں ان کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

سپاس تعزیت پسرم عزیز عبدالسلام کی افریقہ میں وفات پر کثیر تعداد احباب نے دردمندانہ خطوط لکھے ہیں۔ اور تار بھی ارسال کئے ہیں۔ میں الگ الگ خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ منشی محمد عبداللہ سیالکوٹی مہاجر قادیان

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کی خیر و عافیت کے لئے دُعا کی درخواست

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت نہائت شدید علالت ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور کرم ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر وہ اپنی خاص نصرت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی اس خاص نصرت کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے خصوصیت سے ان دنوں ذکر الٰہی کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں۔ اور پھر سیدہ موصوفہ کی کامل اور جلد صحت کے لئے درد دل سے دُعا کریں *

مصلح موعود ہونے کا اعلان

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

کیا مبارک جمعہ تھا جب حضرت محمود نے
کر دیا اعلان میں ہی مصلح موعود ہوں

ہاں زمانہ کے لئے فضل خدا لایا ہوں میں
میں مسیحی نفس ہوں اور روح حق کی برکتیں

یہ زمانہ جانتا ہے دل کا ہوں بیشک حلیم
میرا مولا ہے کریم اور میرا داتا ہے سخی

جسنے بخشا ہے شکوہ و عظمت و دولت مجھے
اس پہ قرباں جس نے فرمایا مجھے نور جہاں

مظہر اول کہا اور مظہر آخر کہا
کیوں نہ میری جان میرا دل ہو قربان خدا

مظہر اللہ اور میں مظہر محمد کا ہوا
میں ہی کیا ہوں اور میری ہستی خاکی ہے کیا

اس پر قرباں کیوں میری ہستی کا ہر ذرہ نہ ہو
اس کی رحمت نے بڑھایا کیسی سرعت سے مجھے

خدمت اسلام میری روح میری جان ہے
سبز پھل کشت مسیحا میں بنایا تھا مجھے

میری شہرت اسنے پہنچائی ہے بیشک دور دور
حضرت احمد رسول اللہ کو رویا ہوا

خوش نصیب اس قوم کے جسکا ہو ایسا پیشوا
شکر ہے گو ہر غلام حضرت محمود ہوں

یعنی فرزند گرامی مصلح موعود نے
تین جو چار کرنے ہیں وہی مسعود ہوں

کلمۃ اللہ بنکے دنیا کے لئے آیا ہوں میں
بخشیں گی بیمار انسانوں کو کیا کیا نعمتیں

یہ خدائی جانتی ہے ہوں فہیں اور میں فہیم
جسنے بخشے ہیں علوم ظاہری و باطنی

جس کی رحمت نے بنایا آیۂ رحمت مجھے
جس نے میرے ہاتھ میں دی ہے ہدایت کی عنان

پھر یہ فرمایا کہ میں ہوں مظہر الحق و العلاء
جس نے میرے آنے کو اپنا ہی آنا کہہ دیا

اور آخر مہدی موعود کا مظہر بنا
ہاں مگر سر پہ ہے میرے سایۂ فضل خدا

روح نے اس کی کیا بحر اس کو جو قطرہ نہ ہو
سرفرازی بخشی دین حق کی خدمت نے مجھے

ہو گنا ہوں سے رہا دنیا میرا ارمان ہے
بے نظیر و بے مثل کر کے دکھایا تھا مجھے

ہے یہ اسکی شان تمجیدی و غیرت کا ظہور
مجھ حقیر انسان کو فخر رسل جس نے کہا

ہے یقینی جو پھرا اس سے خدا سے پھر گیا
فخر ہے میں خاک پائے مصلح موعود ہوں

درس الحدیث ——— فرمودہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حق شفعہ کی تشریح

تمہید:۔ شفعہ درحقیقت شَفَعَ سے نکلا ہے۔ اس کے معنے ہیں دو کر دیا۔ کہتے ہیں شَفَعَ العدَدَ یعنی ایک عدد کو دو کر دیا۔ یا شفع الصلوٰۃ ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت پڑھی اور اسے دو کر دیا۔ نَاقَۃٌ شَافِعَۃٌ اس اونٹنی کو کہتے ہیں۔ جس کے پیٹ میں بھی بچہ ہو۔ اور ساتھ بھی۔ گویا وہ پہلے بچہ کو اپنے پیٹ والے بچہ کے ذریعہ سے دو بنا دیتی ہے۔ پس شفع کے معنے ہوئے ایک چیز کے ساتھ دوسری ہمجنس چیز ملانا اور اس کو دو کر دینا۔ شفعہ جس کا بیان کرنا آج مقصود ہے۔ اسے بھی اس لئے شفعہ کہتے ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ ایک شخص کو اپنی جائداد کے ساتھ دوسری جائداد ملانے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ شفیع اور شفاعت کا مفہوم بھی ان معنوں سے واضح ہو جاتا ہے۔ شفاعت کے ذریعہ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس امر کا حق دیا گیا ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کو اور نیک خصائص رکھنے والوں کو اپنے ساتھ ملالیں۔ کیونکہ شفع کے معنوں میں یہ بھی شرط ہے۔ کہ ضَمُّ الشَّیْءِ اِلٰی مِثْلِہٖ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالےٰ کے اور دیگر انبیاء اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندے ہیں اس لئے اپنی جنس کے دیگر بندگان خدا کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ اس مختصر سی لغوی بحث کے بعد اب میں ان احادیث کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کو امام بخاری رحمہ اللہ تعالےٰ نے شفعہ کے باب میں بیان کیا ہے۔

حدیث:۔ عن جابر ابن عبد اللہ قال قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعۃ

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ ہر اس چیز میں جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ لیکن جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں۔ تو پھر کوئی شفعہ نہیں ہے۔

تشریح:۔ فقہ حنفیہ میں شفعہ کی تین قسمیں ہیں۔ شفعہ شرکت۔ یعنی جب ایک چیز میں دو یا دو سے زیادہ حصہ دار ہوں۔ ان میں سے ایک حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو دوسرے حصہ دار کو اس کا حصہ خرید لینے کا زیادہ حق ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جو حصہ دار نہیں ہیں۔ مثلاً ایک باپ کے دو بیٹے ہیں۔ باپ کی ایک دوکان تھی یا مکان تھا۔ باپ فوت ہو گیا۔ اب اس کے بعد دو بیٹوں میں سے ایک بیٹا تجارت نہیں کرنا چاہتا۔ اور ایک تجارت کا شائق ہے۔ ایسی صورت میں وہ بیٹا جو تجارت نہیں کرنا چاہتا اگر وہ اپنا نصف حصہ دوکان فروخت کرنا چاہتا ہے۔ تو اس حصہ کو خریدنے کا سب سے پہلا حقدار اس کا دوسرا بھائی ہے۔ کیونکہ وہ اس میں شریک ہے۔ یہی حال مکان کا ہے شفعہ شرکت میں سب مسلمان متفق ہیں۔ حنفیوں کا بھی مذہب ہے۔ شافعیوں کا بھی یہی دستور ہے۔ اور حنبلی بھی اسی پر کاربند ہیں۔

دوسری قسم شفعہ کی شفعہ جوار ہے یعنی ہمسائگی کا شفعہ۔ مثلاً اگر ایک شخص اپنا مکان فروخت کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا ہمسایہ اس کو لینے کا زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسرے شخص کے حنفیوں کے نزدیک شفعہ جوار صحیح اور درست ہے۔ اہل حدیث میں اختلاف ہے۔ ایک فرقہ اہل حدیث کا حدیث مندرجہ بالا پر عمل کرتا ہے۔ یعنی جس جائداد کی تقسیم ہو چکی ہو۔ اور راستے مختلف ہو چکے ہوں۔ اس میں شفعہ نہیں ہے۔ لیکن اگر تقسیم شدہ نہ ہو۔ یا راستے الگ الگ نہ ہوں۔ تو پھر شفعہ جائز ہے۔ مثلاً شہروں میں اکثر مکانات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ایک تنگ گلی ہوتی ہے۔ جس میں کچھ مکانات ہوتے ہیں۔ اور کچھ فاصلہ پر جا کر وہ گلی بند ہو جاتی ہے۔ اس میں جو مکانات ہوتے ہیں۔ ان سب کا راستہ ایک ہی ہوتا ہے۔ بعض اہل حدیث کے نزدیک صرف اس صورت میں شفعہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر جائداد تقسیم نہیں ہوئی۔ جیسے اور شفعہ شرکت میں بیان ہو چکا ہے۔ تو اس صورت میں بھی شفعہ جائز ہے۔ لیکن اگر ایک بڑا مکان ہے۔ یا مثلاً ایک بڑی کوٹھی ہے۔ جو دو بھائیوں میں مشترک ہے۔ وہ ایسی طرز پر تقسیم ہوئی ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک حصہ لے لیا۔ اور اپنا راستہ الگ الگ بنا لیا ہے اس صورت میں ان کے نزدیک شفعہ نہیں ہے لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک شفعہ جوار جائز ہے۔ یعنی صرف اس وجہ سے کہ وہ شخص بائع کا ہمسایہ ہے۔ اس کی زمین یا مکان پر حق شفعہ رکھتا ہے۔ یہ گروہ اپنی تائید میں وہ حدیث پیش کرتا ہے۔ جو آگے بیان ہوگی۔

جماعت احمدیہ کا مسلک

قبل ازیں جماعت احمدیہ کے سامنے ایسی ضرورت بحیثیت جماعت نہیں آئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اس مسئلہ میں ایک مستقل رائے قائم کرتی۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے قضاء میں پے در پے شفعہ کے مقدمات آنے لگے۔ تو ان کے فیصلہ کے لئے جماعت کو ایک مستقل رائے قائم کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ کیونکہ یہ دستور ہے۔ کہ جوں جوں کسی جماعت کی ترقی ہوتی ہے۔ اسے مختلف قسم کے معاملات میں ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے اور بعض حالات کی وجہ سے مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ ان معاملات میں دخل دے۔ انہیں وجوہ کی بناء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف قضاء نے رجوع کیا۔ کہ جماعت احمدیہ شفعہ جوار کے متعلق کیا مسلک اختیار کرے۔ تو حضور نے جملہ فرقہ ہائے اسلامیہ کی کتب کے مطالعہ اور غور کے بعد گزشتہ جلسہ سالانہ پر اعلان فرمایا ہے۔ کہ ہماری جماعت قضائی لحاظ سے شفعہ جوار کے بارہ میں اس مذہب پر کاربند ہوگی۔ جس کا ذکر حدیث مذکورہ بالا میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی شفعہ صرف اس صورت میں ہوگا۔ جبکہ جائداد تقسیم شدہ نہ ہو۔ اور راستے الگ الگ نہ ہوں۔ اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر شفعہ نہیں ہوگا۔ ہاں اس کے سوا صرف ایک صورت جواز کی ہے۔ اور وہ یہ کہ نئے جار سے ضرر کا خوف ہو۔ مثلاً وہ چور یا ڈاکو یا بدقماش ہو۔ یا مثلاً وہ ایسا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہو۔ جس کی وجہ سے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہو۔ مثلاً وہ ڈوم یا مراثی ہے یا کوئی اور بازاری پیشہ رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے اوباش اور بدمعاش لوگوں کی اس کے پاس آمد و رفت ہے۔ اور وہ گانے بجانے میں مصروف رہتے ہیں جس سے ہمسایہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس صورت میں تقسیم شدہ جائداد میں اور ایسی جائداد میں بھی جس کے راستے الگ الگ ہوں شفعہ جائز ہے۔ پس جماعت احمدیہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری قضاء میں آئندہ اس اصل کے ماتحت شفعہ کے معاملات میں فیصلے ہوا کریں گے۔

تیسری قسم شفعہ کی شفعہ شرب ہے۔ یعنی ایک نہر یا ایک رجبہ میں جو زمین ہو۔ اگر اسی نہر یا رجبہ میں دوسری زمین دس میل پر واقعہ ہو زیادہ اَولیٰ ہے بلحاظ شفعہ کے بہ نسبت اس زمین کے جو دوسرے رجبہ میں واقعہ ہو۔ اگرچہ فاصلہ کے لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ قریب ہو۔ اس قسم کے شفعہ کا حدیث میں ذکر نہیں ہے۔

حدیث:۔ عن عمرو بن الشرید قال وقفت علی سعد ابن ابی وقاصٍ فجاء المسور ابن مخرمۃ فوضع یدہ علی احدی منکبی اذ جاء ابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقال یا سعدُ ابتع منی بیتیَّ فی دارک فقال سعدٌ واللہ ما ابتاعُھما فقال المسور واللہ لتبتاعنّھما فقال سعدٌ واللہ لا ازیدک علی اربعۃ آلافٍ منجّمۃٍ او مقطّعۃٍ قال ابو رافعٍ لقد اعطیتُ بھما خمس مائۃ دینارٍ ولولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجار احقّ بسقبہ ما اعطیتکھما باربعۃ آلافٍ وانما اُعطی بھما خمس مائۃ دینارٍ فاعطاھما ایاہ۔

ترجمہ: عمر بن شرید سے روایت ہے۔ فرمایا کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس کھڑا تھا۔ کہ مسور بن مخرمہ آئے۔ اور اپنا ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اسی اثناء میں ابو رافع جو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ بھی آگئے۔ اور کہا کہ اے سعد مجھ سے میرے گھر کے دونوں کمرے خرید لو۔ سعدؓ نے کہا۔ کہ میں ان کو نہیں خریدوں گا۔ مسور بن مخرمہ نے (سعد بن ابی وقاص کو مشورہ دیتے ہوئے) کہا۔ کہ تم انہیں ضرور خرید لو۔ ان کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے سعد نے کہا۔ کہ میں چار ہزار درہم یعنے چار سو دینار سے زیادہ نہیں دُوں گا۔ اور وہ بھی قسط وار دوں گا۔ اور ادھار کروں گا۔ ابو رافع نے کہا۔ مجھے ان کا پانچ سو دینار (یعنی پانچ ہزار درہم نقد ملتا ہے۔ لیکن اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہ سُنا ہوتا۔ کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔ تو میں تمہیں چار ہزار درہم میں نہ دیتا۔ جبکہ مجھے اس کا پانچ سو دینار نقد ملتا ہے۔ پس آپ نے حضرت سعد کو چار سو دینار میں وہ مکان دے دیا۔

تشریح: جو لوگ پہلی حدیث پر اپنے مذہب کی بناء رکھتے ہیں۔ وہ اس حدیث کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں۔ کہ ابو رافع نے سعد بن ابی وقاص پر اس لئے خریدنے کے متعلق زور دیا تھا۔ کہ وہ اس جائیداد میں ان کے شریک تھے۔ اور جائیداد تقسیم شدہ نہیں تھی۔ اور رستے الگ الگ نہیں تھے۔ اس حدیث سے ایک اور بات مترشح ہوتی ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت کے ہر فرد کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام میں کس قدر محبت و اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ اور وہ اپنے آقا کے کلمات پورا کرنے کے لئے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ثواب حاصل کرنے کے لئے کس طرح اپنی جان۔ مال اور عزت کی قربانی بے دریغ پیش کر دیتے تھے۔ جب ان کے دلوں میں اس قدر اخلاص اور جنون تھا۔ تو کیوں نہ اللہ تعالےٰ بھی آسمان سے ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ دیتا۔ ہماری جماعت کے ایک ایک فرد کو یہ نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ اور ذاتی عناد اور باہمی بغض دلوں سے نکال دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

حدیث: عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایھما اھدی قال الی اقربھما منک بابا۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرمایا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ میرے دو پڑوسی ہیں۔ اگر میں ہدیہ کے طور پر کچھ دینا چاہوں۔ (اور میرے پاس اتنا نہ ہو کہ میں دونوں کو دے سکوں) تو ان میں سے کس کو دوں۔ فرمایا۔ جس کا دروازہ تیرے دروازہ کے زیادہ قریب ہے۔

تشریح: اس حدیث سے شفعہ جوار والے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اگر دو پڑوسی شفعہ کے لئے تیار ہوں۔ تو زیادہ حق اس کا ہے۔ جس کا دروازہ اس کے مکان کے دروازے کے زیادہ قریب ہو۔ کہا گیا ہے۔ کہ اس حدیث میں شفعہ کا ذکر نہیں۔ اس میں تو تحفہ وغیرہ پیش کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قریبی پڑوسی کو ترجیح دی ہے۔ یہ لوگ الجار احق بسقبہ کے متعلق یہ جواب بھی پیش کیا ۴۴ حدیث میں پڑوسی کو تحفہ پیش کرنے کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس حدیث سے یہ بھی مراد ہے۔ کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے ہبہ یا صدقہ یا دیگر معاملات میں حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ بہ نسبت دوسرے لوگوں کے۔

محمد احمد ثاقب واقف زندگی تحریک جدید

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تقریر دھلی برہمو سماج کے جلسہ میں

للہ الحمد کہ جو لوگ بظاہر احمدیت سے گریز کرتے ہیں۔ وہ بباطن احمدیت کے پیش کردہ اصول کو اپناتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر شعبہ جو ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ احمدیت کے لئے تشکر و امتنان کے جذبات کا اظہار کرتا چلا جا رہا ہے۔ وہ زبان سے اقرار نہ کریں۔ لیکن اُن کے دل ان باتوں کی طرف جھکے ہوتے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب انشاء اللہ العزیز یہی لوگ احمدیت کی صداقت کا نشان بن کر رہیں گے۔

ہندوستان میں امن عامہ کے لئے جو ذرائع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش فرمائے ہیں۔ یا وہ اصول جو انہیں ذرائع کی روشنی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود نے دنیا کے سامنے رکھے ہیں۔ اور جن پر احمدیہ جماعت بفضلہ عملی طور پر کاربند ہے۔ ایسے ہیں۔ کہ ہزار مخالفت کے باوجود اہل ہند کو انہی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ چنانچہ سمجھدار طبقہ اب بھی انہیں اپنانے میں کسی قسم کی عار نہیں سمجھتا۔

دہلی میں اس کی زندہ مثال "دہلی برہمو سماج" کا سالانہ جلسہ ہے۔ جو بائیس جنوری سے پچیس جنوری تک ہُوا۔ اس دوران میں ایک دن خصوصیت Saints day رکھا گیا۔ مختلف الخیال اصحاب کو بلا کر مختلف پیشوایان مذاہب پر تقاریر کا انتظام کیا گیا۔ سیکرٹری صاحب" دہلی برہمو سماج" نے مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ "بزم حسن بیان دہلی" کی طرف سے ملک سعید احمد صاحب کو اس تقریر کے لئے مقرر کیا گیا۔

مسٹر ایس سین ایم۔ اے کی صدارت میں جلسہ شروع ہُوا۔ اور سب سے پہلے رائے صاحب رگھوناتھ سہائے نے راجہ موہن رائے کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ کہ وہ موجودہ ہندوستان کے بانی ہیں۔ اور تمام مذاہب کے پیرووں میں یگانگت اور بھائی چارہ پیدا کرنا آپ کا فرض اولین تھا۔ آپ نے راجہ موہن رائے کی زندگی کے چند ایسے واقعات بھی بتائے۔ جن سے آپ کی بلندئ اخلاق کا اندازہ ہوسکتا تھا۔ اس کے بعد جناب دھن سری بھکشو جی نے بدھ علیہ السلام کی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے بدھ ازم کی بعض خصوصیات بیان کیں۔

بعد ازاں ملک سعید احمد صاحب نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح حضور نے زندگی کے ہر دور میں سے گذر کر دنیا کے سامنے زندگی بسر کرنے کا بہترین طریق رکھا۔ آپ نے یتیمی کے دن دیکھے۔ غربت میں دن گذارے اور پھر خدا تعالےٰ نے بادشاہت بھی عطا کی۔ بچپن دیکھا۔ جوانی دیکھی۔ بڑھاپا دیکھا۔ غرضیکہ انسانی زندگی کا کوئی ایسا دور نہیں۔ جو حضور نے نہ دیکھا ہو۔ اور جس میں احسن طریق پر زندگی بسر کر کے حضور نے دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ نہ چھوڑا ہو۔

تقریر کے دوران میں ملک صاحب نے اغیار کے بعض اعتراضات کے جواب بھی دیئے۔ جو گاہے گاہے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر متعدد شادیوں کی وجہ سے عشرت پرستی اور متعدد جنگوں کے پیش نظر جاہ پرستی کے الزامات۔

ملک صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر اگروال نے ڈاکٹر اینی بیسنٹ کے حالات زندگی پر تقریر کی۔

صدر صاحب نے تمام مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ملک صاحب کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور کہا۔ کہ چونکہ وہ خود محمڈن کالج میں تعلیم پاتے رہے ہیں۔ اور انہیں اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ وہ ملک صاحب کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے ہیں۔

میں اس جگہ یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ دہلی میں بزم حسن بیان کے قیام کو ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ۴۴

۴۴ احسان ہے۔ کہ اس نے ہماری بزم کو پہلی تقریر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

دہلی برہمو سماج کے سکرٹری صاحب کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے ہمیں اپنے جلسہ میں تقریر کرنے کا موقعہ دے کر صلح و یگانگت کا ہاتھ بڑھایا۔ خدا کرے۔ کہ ہندوستان کے مختلف المذاہب لوگ اس ضرورت کو سمجھیں۔ اور ایک دوسرے کے پیشوا کی زندگی کے حالات سے واقفیت حاصل کر کے بغض و عناد کے جذبات کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوسکیں۔ آمین

خاکسار نسیم سیفی بی۔ اے۔ سکرٹری بزم حسن بیان دہلی

تقرر عہدہ داران انصار اللہ

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان کے زعیم چوہدری عطار محمد صاحب نائب تحصیلدار کو مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۲۳ ہش ۱۹۴۴ء مفت

صیغہ نشر و اشاعت کی یہ بڑی خواہش ہے کہ وہ بکثرت ایسا لٹریچر شائع کرے جو جماعت احمدیہ کی تبلیغی۔ تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو کماحقہ پورا کرے۔ مگر ابھی تک یہ صیغہ گنجائش کی کمی کے باعث بمشکل تھوڑا بہت تبلیغی لٹریچر ہی شائع کر سکا ہے۔ اور اس کا بھی زیادہ حصہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو بھیجا جاتا ہے۔ احمدی احباب کو صرف ایام التبلیغ پر تقسیم کرنے کیلئے ٹریکٹ وغیرہ ہی بھیجے جاتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی لٹریچر نہیں بھیجا جا سکتا۔ کاغذ کی موجودہ گرانی دور ہو گی۔ تو انشاء اللہ ایک حد تک احمدی احباب کی ضروریات کو پورا کرنے کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ فی الحال ہمارے پاس سال رواں کا کیلنڈر تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ یہ کیلنڈر اول تو ہر احمدی کے ہاں ورنہ کم از کم ہر جماعت میں ضرور ہونا چاہیئے۔ اسلئے جن احباب اور جماعتوں کو ضرورت ہو۔ وہ ہم سے مفت منگا سکتے ہیں۔

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت

بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ جلسہ سالانہ پر اعلان کیا گیا تھا کہ احباب جن کے رشتہ دار فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ دفتر ہذا میں اگر انکے نام لکھوا دیں مگر جلسہ کی وجہ سے بہت سی جماعتوں کے دوست نہ آئے۔ اسلئے اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور امیر بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بنا کر جلدی دفتر ہذا میں بھجوائیں انکی فہرستیں مندرجہ کوائف سے بنائیں۔ بھرتی شدہ احباب از جماعت۔

نمبر شمار	نام فوجی	ولدیت	سکنہ	عہدہ	کب بھرتی ہوا	موجودہ پتہ

(ناظر امور عامہ)

وی۔ پی وصول فرمائے جاویں

ان احباب کی خدمت میں وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۱۰ فروری ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی پی وصول فرمالیں۔ احباب کی خدمت میں ہم عرض کرینگے۔ کہ وی پی وصول نہ کرنے سے الفضل کو نقصان پہنچتا ہے۔ اُمید ہے کہ کوئی دوست بھی یہ گوارا نہ فرمائینگے۔ کہ اُن کی وجہ سے اپنے جماعتی اخبار کو نقصان پہنچے۔ منیجر

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۸۶۷ مکہ غازی عبد الرحمان ولد چاند خان صاحب قوم غوری پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اسوقت مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد:۔ غازی عبد الرحمن غوری بقلم خود بیرون دہلی دروازہ احمدیہ مسجد لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد حیات بقلم خود احمدیہ مسجد لاہور گواہ شد:۔ عبد العزیز بقلم خود مبارک منزل لاہور

فاؤنٹن پن انک

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں "میں نے ڈائمنڈ انڈسٹریز کی تیار کردہ سیاہی برائے فاؤنٹن پن استعمال کی ہے۔ بہت عمدہ ہے ولائتی سیاہیوں سے کسی خوبی میں کم نہیں"

قیمت چھ روپے فی درجن شیشی معہ محصولڈاک

ڈائمنڈ انڈسٹریز قادیان

اگر آپ تسلی کرا دیں تو

دمہ۔ داد۔ بواسیر کی دوائی کی قیمت آرام آنے پر وصول کی جا سکتی ہے نیز ۱/۲ انچ ۳/۴ انچ اور ایک انچ کالے جوتوں میں لگانے والے کیل۔ دروازوں کے ہینڈل۔ چٹخنی اور ہر قسم کے آہنی سامان منگانے سے پیشتر ہمارے نرخ ضرور معلوم کر لیں۔

یونائیٹڈ ورکس قادیان

پائیروزون رجسٹرڈ

پائیوریا۔ ماسخورہ۔ دانتوں کے درد دانتوں کے ہلنے کیلئے از حد مفید ہے۔

شیشی خورد ۱۲/ کلاں ۱/۸ ملنے کا پتہ دار الفضل میڈیکل ہال و نسیم میڈیکل ہال قادیان

ویدک اینڈ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

اٹھرا کی گولیاں

جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو یا اُن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا۔ سبز پیلے دست۔ پسلی کا درد۔ پیچش۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے پھنسی یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ اٹھرا کی گولیاں ہم سے منگوا کر استعمال کریں جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔

قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

محمد عبد اللہ جان عطار الرحمن دواخانہ محافظ صحت قادیان

دانتول

یہ منجن دانتوں کی خوبصورتی صفائی اور مضبوطی کیلئے اکسیر ہے۔ پائیوریا اور دانتوں کی دیگر تکالیف کو دور کر کے مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ چند روز کا استعمال آپکو ہمارے بیان کا قائل کر دے گا۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔ مسوڑھوں کی جملہ تکالیف مثلاً سوزش۔ درد و سوجن کیلئے ہماری فوری اثر دکھانے والی مجرب و مقبول دوا "مسوڑھی" استعمال فرمائیے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

دانتوں کے متعلق ہر قسم کے علاج اور مشورہ کے لئے یاد رکھیئے۔ محمد بشیر خاں ایل۔ ڈی۔ ایس۔ سی دندان ساز لدراخ ہاؤس ریلوے روڈ قادیان

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل کاریگروں کی

۱۔ ایک خرادیہ ۔ ماہر فن
۲۔ " " ۔ اوسط درجہ
۳۔ ایک فٹر ۔ ماہر فن
۴۔ " " ۔ اوسط درجہ
۵۔ ایک مکل مین ۔ ماہر فن
۶۔ " " ۔ اوسط درجہ
۷۔ ایک مولڈر (ڈھلیا) ماہر فن
۸۔ " " " اوسط درجہ

تنخواہ۔ تجربہ۔ عمر۔ درخواست میں تحریر ہو۔ اور امیر جماعت کی تصدیق ہو۔

نیشنل انڈسٹریز قادیان

تریاقِ کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے

ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت فی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی ۱/۸ چھوٹی شیشی ۱۰/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ر فروری۔ اتحادی عساکر جزیرہ کواجلین کے شمالی جانب تین اور جزیروں پر اتر گئی ہیں۔ جزیرہ انیودے پر اتحادی قبضہ ہوگیا ہے۔ دو اور چھوٹے جزیرے بھی اتحادی قبضہ میں آگئے ہیں۔ کل سات جزیروں پر قبضہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۶ر فروری۔ روسی فوجیں اسٹونیا میں برابر بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ اسٹونیا کے گوریلے روسی فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔

لنڈن ۶ر فروری۔ ہرسپین کی حکومت نے اپنی غیر جانبداری کے متعلق جو بیان جاری کیا ہے۔ اسپر روزویلٹ نے طویل تبصرہ کیا ہے۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی اس بات کا پورا پورا خیال رکھینگے کہ سپین صحیح معنوں میں غیر جانبدار رہے۔

کلکتہ ۶ر فروری۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کا بیان ہے کہ بنگال میں کم ازکم بیس لاکھ فاقہ کش اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

بیروت ۶ر فروری۔ عراق کے وزیراعظم و دفاع صاحب المعالی جنرل نوری پاشا السعید یہاں پہنچے۔ آپ طیارے میں آئے۔

مدراس ۶ر فروری۔ جنوبی ہند کی مشہور ریلوے لائن مدراس اینڈ سدرن مرہٹہ ریلوے کو سرکار ہند نے خرید لیا ہے۔ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۴ء کو کمپنی اس کا چارج سرکار کے حوالے کر دے گی۔

جموں ۶ر فروری۔ جموں فائرنگ کے ہلاک شدگان اور مجروحین کے وارثوں کو معاوضہ دینے کا دربار کشمیر نے فیصلہ کیا ہے۔

مدراس ۶ر فروری۔ مندرجہ ذیل سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ ۴ر فروری ۱۹۴۴ء کی رات کو دشمن کے ایک طیارے نے وزیگاپٹم کے علاقے پر کچھ بم برسائے۔ اس بمباری سے نہ تو کوئی ہلاک اور زخمی ہوا۔ اور نہ ہی کوئی اور نقصان ہوا۔

لنڈن ۶ر فروری۔ جرمن نیوز ایجنسی کے ٹوکیو کے نامہ نگار نے جاپانی حلقوں کی رائے کے متعلق لکھا ہے۔ مارشل جزائر پر حملے سے اس علاقے میں جنگ مختصر ہو جائے گی۔ کیونکہ دشمنوں نے پہلی بار جاپانیوں کی سرزمین پر حملہ کیا ہے۔ اس حملے سے جاپانیوں کی اندرونی قلعہ بندیوں کو توڑنے کے لئے فیصلہ کن اقدام کیا جائے گا۔ جنوبی بحرالکاہل حقیقت میں جاپان کا سب سے بڑا دفاعی خطہ ہے۔

لنڈن ۶ر فروری۔ جنوب مشرقی ساحلی علاقوں پر کئی جرمن طیارے گذرے۔ وزارت نے اعلان کیا ہے کہ اتوار کو صبح کے وقت دشمن کے طیاروں نے مشرقی انگلیا اور جنوب مشرقی انگلستان پر حملہ کیا۔ لنڈن پر بھی بم گرائے گئے۔ ان حملوں میں بہت کم نقصان ہوا۔ اور جانی نقصان بھی زیادہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۶ر فروری۔ شمالی انگلستان میں ایک گاڑی میں رائل ایئر فورس اور فوج کے لئے بارود لدا جارہا تھا کہ بارود پھٹ گیا۔ اس حادثہ میں بارہ اشخاص ہلاک ہوئے ساٹھ کے قریب زخمی ہوگئے۔ بہت سے اشخاص گم ہیں۔ اور یہ خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔ کہ شاید بہت سے لوگوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ ریلوے سٹیشن تباہ ہوگیا ہے۔ بہت سی عمارتوں کو آگ لگ گئی۔ اور آدھ میل کے رقبہ میں سخت دھماکہ ہوا۔

نئی دہلی ۷ر فروری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی میں ہوم ممبر نے بتایا کہ گورنمنٹ نے کیون مسز نیڈو پر پابندی لگائی ہے۔ اس پابندی کا مقصد یہ ہے کہ انہیں ان سرگرمیوں سے روکا جائے۔ جن سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو روکا جاچکا ہے۔ وہ نہ صرف ایک خلاف قانون ایسوسی ایشن کی ممبر ہیں بلکہ اس ایسوسی ایشن کے ممبروں میں سے صرف وہی آزاد ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کو پہلے خبر دیئے بغیر الہ آباد میں آزادی کے متعلق بیان جاری کیا۔ پھر جب وہ دہلی آئیں۔ تو وہاں ۲۵ر جنوری کو اخباری نمائندوں کو بیان دیا۔ جس میں کانگرس کی حمایت کی گئی۔ ان کو صرف سیاسی پبلک سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روکا گیا ہے۔ ان کی سماجی یا دوسری سرگرمیوں پر پابندی نہیں ہے۔ مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے سر یامین خان نے کہا۔ مسلم لیگ نے اس تحریک کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو مسز نیڈو کے متعلق کی گئی ہے۔ کیونکہ اس طرح ہر قسم کی سرگرمیاں لپیٹ میں آجاتی ہیں۔ یہ حکم ملک کے فائدہ کے لئے ضروری نہیں ہے، بلکہ گورنمنٹ نے یہ من مانی کارروائی کی ہے۔ اور بھی کئی ممبروں نے اس تحریک کی حمایت کی۔ آخر یہ تحریک چالیس [۴۰] کے مقابلہ میں بیالیس [۴۲] ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔

نئی دہلی ۷ر فروری۔ گذشتہ ہفتے ۱۶ ہزار ٹن گندم ہندوستان میں باہر سے پہنچی ہے۔

دہلی ۷ر فروری۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اراکان کے مورچے پر چونکہ دشمن پر زیادہ دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ اسلئے دشمن نے بھی جوابی کارروائی شروع کر دی ہے۔ جمعہ کے دن دشمن کا ایک چھاپہ مار دستہ ہمارے گشتی دستوں سے بچکر ٹونگ بازار پر حملہ آور ہوا۔ اور اسپر قبضہ کرلیا۔ لیکن دشمن کو اس سے آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔

نئی دہلی ۷ر فروری۔ بنگال کے اڈوں سے اڑکر اتحادی ہوائی جہاز اراکان میں حملے کر رہے ہیں۔ تین دن میں انہوں نے دشمن کی کشتیوں پر سو سے زیادہ چھاپے مارے۔ اور تین سو سے زیادہ کشتیوں کو ڈبو دیا۔ ان حملوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جاپانی اراکان کے مورچے پر رسد اور کمک کشتیوں کے ذریعہ ہی پہنچاتے ہیں۔

نئی دہلی ۷ر فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں اناج کی سپلائی کے متعلق جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔ کہ ہندوستان میں باہر سے اناج منگایا جارہا ہے۔ اور فوڈ کمپنی نے جس پیمانہ پر باہر سے اناج منگوانے کی سفارش کی ہے۔ اسے گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے، کمانڈر انچیف نے بتایا۔ ہندوستان میں باہر سے اور جو فوجیں آئیں گی۔ اُن کے اخراجات کا بوجھ ملک پر نہیں ڈالا جائیگا۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ برما۔ ملایا۔ سیام وغیرہ علاقوں میں جنپر دشمن کا قبضہ ہے۔ تیرہ لاکھ پچیس ہزار ہندوستانی موجود ہیں۔

لنڈن ۷ر فروری۔ اٹلی میں سمندری کنارے کے ساتھ ساتھ پانچویں فوج کے مورچے پر دشمن نے کئی حملے کئے۔ جنہیں روک دیا گیا۔ کیسینو کے مورچے پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اس شہر کے شمال مغرب میں ہماری فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ آٹھویں فوج کے مورچے پر ہمارے دستوں نے دو شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو بحیرہ ایڈریاٹک کے کنارے سے پچپن اور بیس میل دُور ہیں۔

ماسکو ۷ر فروری۔ روسی فوجوں نے جو تین بڑے حملے شروع کر رکھے ہیں۔ ان میں برابر کامیابی ہو رہی ہے۔ نیپیر کے موڑ پر جو حملہ کیا جارہا ہے۔ اس میں جرمنوں کی صفوں میں ایک سو میل لمبی دراڑ ڈال دی گئی ہے۔ یہاں دشمن کے پانچ ڈویژنوں کو تباہ ہوجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ لینن گراڈ کے مورچے پر دریائے نارووا کے مشرقی کنارے کو جرمنوں سے بالکل صاف کر لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۷ر فروری۔ بحرالکاہل کی اتحادی کمان نے اعلان کیا ہے کہ مارشل کے کئی جزیروں پر جو ابھی جاپان کے قبضہ میں ہیں حملے کئے گئے۔ بحرالکاہل جنوبی میں نیو برٹن کے ہوائی میدانوں کو بموں کا نشانہ بنایا گیا۔

قاہرہ ۷ر فروری۔ معتبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ فاروق مستقبل قریب میں شام اور لبنان تشریف لے جائیں گے۔ پچھلے دنوں جب شام اور لبنان کے وفد مصر